تبصرہ کتب

☆تبصرہ کے لیے کتاب کے دو نسخے بھیجنا ضروری ہے

☆تبصرے کی کتب مرکزی دفتر وفاق کے پتے پر ارسال کیجیے

خلاصۃ القرآن (مجموعہ (درس قرآن)

مدرس: مولانا کریم بخش مدظلہم۔صفحات ۵۷۷۔طباعت: عمدہ۔مضبوط رنگین جلد۔ملنے کا پتا: مکتبہ عمر بن خطاب، شاہ رکن عالم کالونی ملتان۔فون: 0300-7345151

حضرت مولانا کریم بخش صاحب مدظلہم استاذ حدیث وتفسیر ہیں۔تعلیم تبلیغ اور خطابت میں آپ کا شہرہ ہے، آپ کے بیانات عام خطباء سے ہٹ کر علم اور معلومات کا خزانہ ہوتے ہیں۔آپ کا رمضان المبارک میں معمول ہے کہ تراویح کے بعد قرآنی مضامین کا خلاصہ بیان کیا کرتے ہیں۔زیر نظر مجموعہ اسی نوعیت کی ایک عمدہ کاوش ہے۔

وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ عام لوگوں کو قرآن کریم سے جوڑا جائے، یہ تعلق خواہ تلاوت کی حد تک ہو یا اس کے مضامین کو سمجھنے سمجھانے سے ہو۔معاشرے میں تیزی سے پھیلتی بے دینی، اسلامی معاشرت کی بے قدری اور دینی علوم سے بیزاری کی کیفیتیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ عامۃ الناس میں تعلق بالقرآن کی اہمیت بھرپور انداز میں اجاگر کی جائے۔جو عالم دین کسی مسجد میں امام یا خطیب ہے اسے یہ خدمت دینی سعادت اور اپنے اوپر عاید ایک فریضے کے طور پر انجام دینی چاہیے۔حضرت مولانا کریم بخش صاحب مدظلہم نے یہ دروس جذبۂ دعوت سے سرشار ہو کر دیے ہیں۔آپ کے مخلص ساتھیوں نے ان دُروس کو قلم بند کر لیا اور ایک مجموعے کی شکل دے دی۔ یقینی بات ہے کہ رمضان المبارک میں تراویح کے بعد پڑھے گئے سپارے کی مکمل تفسیر بیان نہیں کی جا سکتی؛ ضروری مضامین پر ہی اکتفاء کیا جا سکتا ہے۔ جب ایک جید عالم ان مضامین کا خلاصہ بیان کرے گا تو اس کا رنگ ہی کچھ اور ہوگا۔چناں چہ ’خلاصۃ القرآن‘ اس سلسلے کی ایک بہترین مثال ہے۔آخر میں ایک طالب علمانہ سی رائے ہے کہ کتاب کا نام ’’خلاصہ مضامین قرآن‘‘ ہوتا تو زیادہ بہتر تھا۔

نقش حیات

خودنوشت: شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات دو جلد: اول: 546۔دوم: 503۔طباعت عمدہ۔قیمت: لکھی نہیں۔ملنے کا پتا: مکتبہ رشیدیہ، بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔فون: 021-3276732

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نادرہ روزگار شخصیت تھے۔آپ محدث، مفسر، فقیہ، شیخ

الحدیث، دینی رہنما اور تحریک آزادی ہند کے مرکزی قائد تھے۔ وہ اس جماعت کے سرخیل تھے جسے حضرۃ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حرارت ایمانی سے سینچا تھا۔ جماعت دیوبند اور متعلقین دارالعلوم دیوبند کو حضرۃ شیخ الہندؒ کے بعد جس شخصیت نے اپنے افکار و خیالات اور کردار و عمل سے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ آپ ہی کی شخصیت گرامی تھی۔

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے جس دور میں آنکھ کھولی۔ وہ عالم اسلام کے لیے پرآشوب دور کی حیثیت رکھتا تھا، ہندوستان پر انگریزی قبضے کا آفتاب نصف النہار پر تھا۔ خلافت عثمانیہ آخری سانس لے رہی تھی، افریقا و حجاز برطانوی اور فرانسیسی استعمار کے نرغے میں تھے۔ جب کہ ماوراء النہر کے مسلم علاقے روسی یلغار کی زد میں آچکے تھے۔ اس ماحول میں آپ نے شعور کی آنکھ کھولی تھی۔ پھر مشیت الٰہی سے آپ کو شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ جیسے استاذ میسر آئے جنہوں نے اپنے شاگردوں کو صرف دینی علوم نہیں پڑھائے تھے بلکہ غلامی سے آزادی کے حصول کی تڑپ اور انقلابی جدوجہد کی لپک بھی منتقل کی تھی۔

''نقش حیات'' شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خود نوشت سوانح حیات ہی نہیں بلکہ آپ نے اپنے دور کے غلام ہندوستان کا معاشی، اقتصادی اور معاشرتی تجزیہ بھی پیش فرمایا ہے۔ اس کی تالیف کا آغاز ۱۹۴۴ء میں نینی تال جیل کی اَسارت کے دوران ہوا۔ پہلی جلد میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خاندانی احوال، قیام مدینہ منورہ کے واقعات، برصغیر پر انگریز کے غاصبانہ قبضہ، اس کے اقتصادی محرکات، انگریز کی آمد سے قبل یہاں کے باشندوں کی صورت حال اور انگریزی تسلط کے بعد ہندوستانیوں کی کسمپرسی کی صحیح عکاسی کی ہے۔

دوسری جلد میں حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی تحریک کے خدوخال کو واضح کیا ہے۔ اس تحریک کے انقلابی افراد، حکومت موقتہ کا قیام، افغانستان اور حجاز کے انقلابات، تحریک کی ناکامی کی وجوہات، اسارت مالٹا کے کوائف قلم بند کیے ہیں۔

''''نقش حیات'' میں حضرت والا قدس سرہ نے اپنے خاندانی اور ذاتی احوال کو تو بہت کم حصہ دیا ہے؛ زیادہ تر اجتماعی احوال کا ذکر ہے۔ یہ ہماری دیوبندی جماعت کی مستند تاریخ ہے۔ اس تاریخ کا جو ہمارے تھے کا جھومر اور علماء حق کا طرہ امتیاز ہے کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ افسوس یہ ہے کہ ہم اپنے اکابر کی علمی، تحریکی اور انقلابی جدوجہد سے بالعموم ناواقف ہیں۔ ہماری نسل نو تو سرے سے مطالعے کا ذوق نہیں رکھتی۔ اپنی تاریخ سے ناواقفی کا نتیجہ ہے کہ ہم ملکی اور عالمی سطح پر درپیش حالات و واقعات کا درست تجزیہ کرنے سے بھی محروم رہتے ہیں۔ بہر حال ''نقش حیات'' ایک ایسی کتاب ہے جو اپنے زمانہ تصنیف سے آج تک قارئین کے لیے مشعل راہ ہے۔ اب جو چاہے اس سے روشنی پائے۔